Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اخبار احمدیہ

— لاہور ۲۲ احسان حضرت مرزا شریف احمد صاحب یکم رمضان المبارک سے بعد از نماز فجر رتن باغ لاہور میں بخاری شریف کا درس دے رہے ہیں۔ بعد نماز ظہر جامع مسجد احمدیہ لاہور میں مکرم مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قرآن مجید کا درس دیتے ہیں۔ اسی طرح ماڈل ٹاؤن لاہور میں مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری روزانہ ساڑھے پانچ بجے ۱۰۲ ڈی بلاک میں درس قرآن مجید دیتے ہیں۔ مقامی احباب کو کثرت سے شریک ہو کر فائدہ حاصل کرنا چاہیئے۔

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مسلسل بخار۔ انتڑیوں کی سوزش اور جگر کے بڑھ جانے کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب رمضان کے مبارک ایام میں خاص طور پر آپ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بچی امۃ الشکور یکم جون سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ اس مرض کا دوبارہ حملہ ہوا ہے۔ اور از حد کمزوری ہو گئی ہے۔ احباب بچی کی صحت کاملہ کیلئے بھی دعا فرمائیں۔

آپ سب خدمتِ پاکستان کے جذبے سے سرشار تھے اور آپ نے اپنی قربانیوں کے بدلے میں کبھی معاوضہ یا شہرت کو پسند نہ کیا

آپ نے دشمن کے شدید حملوں کا اس ثابت قدمی اور اولوالعزمی سے مقابلہ کیا کہ ایک انچ زمین بھی اپنے قبضے سے جانے نہ دی (کمانڈر انچیف)

ہمارے لئے کشمیر کی سرزمین اب مقدس جگہ بن چکی ہے لہٰذا ہم اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں گے جب تک کشمیر کو پاکستان کا حصہ نہ بنالیں (مرزا ناصر احمد)

اہلِ ربوہ کی طرف سے فرقانی مجاہدین کا پُرجوش خیر مقدم۔ پریڈ۔ مارچ پاسٹ اور سلامی کے ولولہ انگیز مظاہرے

ہمارے اپنے نامہ نگار سے

ربوہ ۲۱ جون "کشمیر میں محاذ کا ایک اہم حصہ آپ کے سپرد کیا گیا۔ آپ نے ان تمام توقعات کو جو آپ سے وابستہ کی گئی تھیں بہت جلد پورا کر دکھایا۔ دشمن کے شدید ہوائی اور بری حملوں کا آپ نے ثابت قدمی اور اولوالعزمی سے مقابلہ کیا۔ اور ایک انچ زمین بھی اپنے قبضہ سے نہ جانے دی۔ آپ سب خدمتِ پاکستان کے جذبہ سے سرشار تھے۔ وطن کی قابل قدر خدمت بجالانے پر میں آپ میں سے ہر ایک کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں" یہ ہیں وہ الفاظ جو پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل سر ڈگلس گریسی نے "فرقان بٹالین" کے جانباز مجاہدوں کے کارہائے نمایاں کو سراہتے ہوئے اپنے اس پیغام میں کہے۔ جو بٹالین مذکور کی سبکدوشی کے وقت موصوف نے ان کو دیا۔ اور جسے مولانا عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے ناظر امور عامہ و خارجہ نے کل شام اس جلسے میں پڑھ کر سنایا۔ جو اہلیانِ ربوہ کی طرف سے ان شیر دل نوجوانوں کو خوش آمدید کہنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا۔ کل صبح (۲۰ جون) ۹½ بجے یہ مجاہد ایک سپیشل ٹرین میں سرائے عالمگیر سے ربوہ پہنچے۔ جہاں اہلیان ربوہ نے ان کا پُرجوش خیر مقدم کیا۔ شام کو مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے پریڈ کے معائنہ کے بعد سلامی لی۔ بعدہ آپ کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں سر ڈگلس گریسی کے پیغام کے علاوہ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) نے "فرقان بٹالین" کی خدمات اور کارہائے نمایاں پر روشنی ڈالتے ہوئے ان ذرائع جنگی اور خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت کے وہ ایمان افروز واقعات بیان کئے جو اپنے اندر معجزانہ شان رکھتے تھے۔

سبکدوشی

چونکہ حکومت پاکستان نے فوری تصفیے اور اقوام متحدہ کے نمائندے کے کام میں اس سے کامل تعاون کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا ہے کہ رضاکار سپاہیوں کو آزاد کشمیر کے علاقہ سے واپس بلا لیا جائے۔ لہٰذا اس سلسلے میں فرقان بٹالین کو بھی جو اپنی نوعیت کی پنجاب کی ایک ہی رضاکار بٹالین تھی ۱۵ جون ۱۹۵۰ء کو سبکدوشی کے احکام جاری کر دیئے گئے۔ لیکن جس جذبے کے ساتھ ان جانثاروں کو فارغ کیا گیا۔ اس کی جھلک کمانڈر انچیف کے پیغام کے ہر لفظ سے مترشح ہے۔ چنانچہ ۱۷ جون کو سرائے عالمگیر میں ایک خاص تقریب کے ذریعہ فرقان کی سبکدوشی عمل میں آئی۔ جس میں پاکستانی فوج کے بریگیڈیر شیخ نے پریڈ کے معائنہ اور مارچ پاسٹ کے وقت سلامی لینے کے بعد جنرل سر ڈگلس گریسی کا مذکورہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس موقعہ پر حکومت پاکستان اور آزاد کشمیر کے بعض اعلےٰ سول و فوجی حکام بھی موجود تھے۔

پُرجوش استقبال

سبکدوشی کے بعد فرقان بٹالین کے مجاہد ایک سپیشل ٹرین میں ۲۰ جون کو ۹½ بجے سرائے عالمگیر سے ربوہ پہنچے۔ ریلوے اسٹیشن پر قرب و جوار کے احمدی دوستوں اور جماعت احمدیہ ربوہ کے احباب ہزاروں کی تعداد میں موجود تھے۔ جنہوں نے اللہ اکبر، پاکستان زندہ باد، فرقان بٹالین زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے ان کا پرجوش استقبال کیا۔ بٹالین کے تمام مجاہد پلیٹ فارم پر کمپنی وار اس حال میں ایستادہ ہوئے کہ مسنون دعائیں ان کے ورد زبان تھیں۔ وہی دعائیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جہاد سے واپسی کے وقت پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ تمام مجاہد باآواز بلند یہ دعا پڑھنے میں مصروف تھے۔ آئبون تائبون۔ حامدون لربنا ساجدون۔ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی اتباع میں نہایت جوش کے ساتھ یہ شعر بھی پڑھا۔

نحن الذین بایعوا محمداً
علی الجهاد ما بقینا ابداً

اہل ربوہ نے اظہار خلوص کے طور پر تمام مجاہدین کو ہار پہنائے اور پھول بھی بکثرت نچھاور کئے۔ قرب و جوار کی جماعتوں کے جو لوگ اس استقبال میں شریک ہوئے۔ ان میں چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ، شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور ڈاکٹر محمد انور صاحب امیر جماعت احمدیہ ہڑانوالہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ علاوہ ازیں تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کے تمام طلباء، احمد نگر، لالیاں اور دیگر ملحقہ قصبات کے اکثر احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ نیز اس تقریب کی خوشی میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے تمام دفاتر میں تعطیل رہی۔ اور مقامی احباب بھی سینکڑوں کی تعداد میں شریک ہوئے۔

پریڈ اور مارچ پاسٹ

شام کو ۶ بجے ایک وسیع چبوترے کے سامنے جس پر شامیانہ لگا ہوا تھا بٹالین کے تمام نوجوان

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت پیر منظور محمد صاحب کی وفات

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

ابھی ابھی ربوہ (چنیوٹ) سے سید ولی اللہ شاہ صاحب امیر جماعت نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ صاحبزادہ پیر منظور محمد صاحب وفات پا گئے ہیں۔ اور نماز جنازہ آج (۲۱ رجون) نماز مغرب کے بعد ہو رہی ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت پیر صاحب مرحوم بہت پرانے صحابیوں میں سے تھے۔ بلکہ ایک طرح سے گویا پیدائشی احمدی تھے۔ کیونکہ اُن کے والد صاحب مرحوم بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مستقدار معتقد تھے۔ گو وہ سلسلہ بیعت سے پہلے ہی وفات پا گئے۔ یہ وہی بزرگ ہیں جنہوں نے اپنی خوش عقیدگی میں دعوے سے پہلے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لکھا تھا کہ:-

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر ؛ تم مسیحا بنو خدا کے لئے

حضرت پیر منظور محمد صاحب منشی احمد جان صاحب مرحوم لدھیانوی کے دوسرے صاحبزادے تھے۔ اُن کی ہمشیرہ صاحبہ جو حضرت اماں جی کہلاتی ہیں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں اور اُن کے بڑے بھائی پیر افتخار احمد صاحب ہیں۔ جو خدا کے فضل سے اب بھی زندہ ہیں۔ اور ربوہ میں رہائش رکھتے ہیں۔

حضرت پیر منظور محمد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کا بہت موقع ملا ہے۔ اور اسی شوق میں انہوں نے خوش نویسی سیکھی۔ تاکہ حضور کی کتابوں کی کتابت حضور کے منشاء کے مطابق بہترین صورت میں ہو سکے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بہت سی کتابوں کے ایڈیشن اوّل پیر صاحب مرحوم ہی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ اور اُن کی کتابت کی خوبی اور دیدہ زیبی ظاہر و عیاں ہے۔ اس کے بعد جب پیر صاحب مرحوم جوڑوں کے درد کی وجہ سے معذور ہو گئے۔ تو انہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منظوری سے حضور کے بچوں کو پڑھانا شروع کیا۔ چنانچہ ہم سب بہن بھائیوں کو پیر صاحب نے ہی قرآن کریم ناظرہ پڑھایا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مشہور نظم آمین میں پیر صاحب کے طریقِ تعلیم کی بہت تعریف فرمائی ہے۔ اور اُن کے لئے خاص دعا کی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ:-

پڑھایا جس نے اس پر بھی کرم کر	جزا دے دین اور دنیا میں بہتر
وہ تعلیم اک تو نے بتا دی	فسبحان الذی اخزی الاعادی

قاعدہ یسرنا القرآن جس نے بعد میں اتنی شہرت حاصل کی وہ ہم بہن بھائیوں کی تعلیم کی غرض سے ہی ایجاد کیا گیا تھا۔ اور خدا کے فضل سے اس قاعدہ کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی ہے کہ لاکھوں احمدیوں اور غیر احمدیوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور اس وقت تک اس کے بے شمار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

وفات کے وقت حضرت پیر منظور محمد صاحب کی عمر غالباً چوراسی سال کی تھی۔ آپ کے مزاج میں تصوف بہت غالب تھا۔ مگر اس کے ساتھ زندہ دلی بھی بہت تھی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ساتھ خاص عقیدت رکھتے تھے۔

پیر صاحب مرحوم کے بچوں میں اس وقت صرف ہماری چھوٹی بھابی زندہ ہیں۔ جو ہمارے چھوٹے ماموں حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مرحوم کے ساتھ بیاہی گئیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت سی نعمتوں کے ساتھ نوازا۔ حضرت پیر صاحب کا ہمارے بڑے ماموں مرحوم حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص تعلق تھا۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت پیر صاحب مرحوم کو اپنی خاص رحمت کے سایہ میں جگہ دے۔ اور اُن کی اولاد اور اُن کے نیک کام کا حافظ و ناصر ہو۔

میں اس وقت بستر میں بیمار پڑا ہوں۔ اس لئے زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ انشاء اللہ پھر کبھی موقع ملا تو حضرت پیر صاحب مرحوم کے متعلق زیادہ تفصیل سے لکھوں گا۔ کیونکہ مجھ پر اُن کا دوہرا حق ہے۔ ایک اُن کے قدیمی صحابی ہونے کا اور دوسرے استاد ہونے کا۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۲۱ رجون ۱۹۵۰ء

دلِ مردِ مومن ہی عرشِ خدا ہے

(از مکرم محمد سعید صاحب انصاری "واقف زندگی" مبلغ اسلام نارتھ بورنیو)

محمد کی اُمت کے اے نوجوانو	حقیقت کی دولت کے اے پاسبانو
مجھے آج کچھ تم سے کرنی ہیں باتیں	دھڑکتے سے لیکن محبت کی باتیں
سنو! تم کو قدرت نے وہ دل دیا ہے	علوِّ سما سے بھی جو کچھ سوا ہے
یہ دل ہی گذرگاہِ ربّ العلیٰ ہے	دلِ مردِ مومن ہی عرشِ خدا ہے
اسے ہی یہ دنیا کہ جس نے دیا ہے	یہی لیس وفا ہے یہی لیس وفا ہے
خدا دیکھتا ہے نہ گورے نہ کالے	برابر وہاں پر ہیں شہ اور گوالے
وُہی بھر کے پیتا ہے اُلفت کے پیالے	جو حکمِ الٰہی کو ہرگز نہ ٹالے
صداقت کے چشمے سے جس نے پیا ہو	وہ دونوں جہانوں میں خوش خوش جیا ہے
پلاؤ وہ اوروں کو جو خود پیا ہے	وہ دو دوسروں کو جو تم نے لیا ہے
یہ کہتا ہے ہم سے جو سب سے بڑا ہے	جو ساری خدائی کا مالک خدا ہے

"شرابِ الٰہی کو پی کر جو جھومے
میں چوموں گا اُس کو جو قرآن چومے"

مبلغین برّاعظم افریقہ کے لئے دعا کی درخواست

(از مکرم نسیم سیفی صاحب نائب وکیل التبشیر)

رمضان المبارک کے مبارک مہینہ میں جہاں دوست اپنے اعزا و اقربا کے لئے اور اپنے لئے دعا فرمائیں گے۔ وہاں اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ ادا کرنے والے احمدی مجاہدین کو بھی اپنی دعاؤں میں نہ بھولیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ذمہ سب سے بڑا کام تبلیغ اسلام ہے۔ اور اس کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ریڑھ کی ہڈی مبلغین سلسلہ ہی ہیں۔ پس احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مبلغین کو احسن طریق پر دین کی خدمت کی توفیق دے۔ ذیل میں برّاعظم افریقہ میں کام کرنے والوں کے نام دیئے جاتے ہیں۔ تا احباب خصوصاً ان ناموں کو یاد رکھیں۔ اور دعا کی زیادہ تحریک پیدا ہو۔

جنوبی افریقہ۔ نائیجیریا:- مولوی محمد افضل صاحب قریشی مولوی سید احمد شاہ صاحب

گولڈ کوسٹ:- الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب الحاج مولوی نذیر احمد صاحب مبشر ملک احسان اللہ صاحب مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مولوی عطاء اللہ صاحب۔ مولوی صالح محمد صاحب

سیرالیون:- مولوی نذیر احمد صاحب رائے ونڈی مولوی محمد اسحٰق صاحب صوفی۔ مولوی محمد صادق صاحب مولوی محمد عثمان صاحب مولوی احسان الٰہی صاحب جنجوعہ ڈاکٹر سید سفیر الدین صاحب پرنسپل احمدیہ کالج گولڈ کوسٹ پروفیسر سعود احمد صاحب احمدیہ کالج گولڈ کوسٹ

مشرقی افریقہ:- شیخ مبارک احمد صاحب چوہدری عنایت اللہ صاحب۔ مولوی جلال الدین صاحب قمر۔ مولوی عبدالکریم صاحب شرما مولوی میر ضیاء اللہ صاحب۔ حکیم محمد ابراہیم صاحب۔ مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر۔ مولوی محمد منور صاحب مولوی سید ولی اللہ شاہ صاحب۔ ساجی عبیدی صاحب

ان کے علاوہ وہاں کے لوکل مبلغین کے لئے بھی دعائیں کی جائیں۔

(نائب وکیل التبشیر للتحریک جدید)

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخلہ (لیٹ فیس کے ساتھ) ابھی جاری ہے (پرنسپل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۲۳ جون ۱۹۵۶ء

دور کی کوڑی

گزشتہ سے پیوستہ

مودودی صاحب نے "خاتم النبیین" کے معنی متعین کرنے کے لئے جو استدلال کیا ہے۔ ہم نے گزشتہ اقساط میں کئی پہلوؤں سے اسکی خامیاں عیاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور ثابت کیا ہے۔ کہ کسی نوع کے انقطاع کرنے سے ایک صاحب کمال فرد کا انتہائے کمال ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ کمال کی انتہا اس سے ثابت ہوتی ہے۔ کہ نوع تو قیامت تک قائم رہے۔ مگر بعد میں آنے والے افراد نوع اسی صاحب کمال کے متبع ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت کے کمال کی خوبی یہ ہے۔ کہ نبوت کی ہر شان میں آپ کو درجہ اتم حاصل تھا۔ جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ ؎

"ہر نبوت را بروشد اختتام"

یا جیسا کہ آپ کی شان میں کسی نے کہا ہے ؎

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اب جو حدیث مودودی صاحب نے پیش فرمائی ہے اس کا مطلب سمجھنا مشکل نہیں۔ جیسا کہ آپ نے اپنے مکتوب زیر بحث میں فرمایا ہے۔

"اس کے بعد حدیث کو دیکھئے۔ نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود ختم نبوت کی جو تشریح فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ میرے اور انبیاءؑ کے تعلق کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک محل تھا۔ جس کی عمارت بہت حسین بنائی گئی تھی۔ مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی۔ اب وہ جگہ میں نے آکر بھر دی۔ اور عمارت مکمل ہوگئی"۔ (تسنیم ۱۴ جون ۱۹۵۰ء)

اس حدیث کا موضوع انبیاء علیہم السلام کی ذات نہیں۔ بلکہ ان کی نبوت ہے۔ اس کے وہی معنے ہیں۔ جو مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں۔ یعنی آپ پر ہر نبوت کا اکمال واختتام ہوگیا ہے۔ اب نبوت کی کوئی فضیلت باقی نہیں رہی۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نہیں دی گئی۔ اور جو آئندہ کسی آنے والے نبی کو دی جائے گی۔ اس سے قصر نبوت یا قصر شریعت مراد ہے۔ نہ کہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کا قصر۔ انبیاء علیہم السلام کا امتیاز نبوت سے ہے۔ جو کچھ اس ضمن میں ہم پہلے عرض کر چکے ہیں۔ اس کی روشنی میں اس حدیث نبوی کا صحیح مفہوم واضح ہے۔

پھر مودودی صاحب مکتوب کے آخر میں فرماتے ہیں

"اس کے بعد عربی زبان کی مستند لغات میں سے کسی کو اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ جو تاویل میں نے اوپر قرآن اور حدیث کی روشنی میں بیان کی ہے۔ عربی زبان بھی اسکی تائید کرتی ہے۔ ختم کے اصل معنی مہر لگانے۔ بند کرنے اور کسی چیز کا سلسلہ منقطع کر دینے کے ہیں۔ ختم الاناء کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ برتن کا منہ بند کر دیا۔ ختم العمل یعنی کام پورا کرکے اس سے فارغ ہوگیا۔ ختم الکتاب یعنی خط پورا کرکے اس پر مہر لگادی۔ خود قرآن کریم میں ختم اللہ علیٰ قلوبھم فرمایا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے ان کے دلوں کو بند کر دیا ہے۔ نہ ایمان ان کے اندر جائے گا۔ نہ کفر ان میں سے نکلے گا۔ پس حضور کو خاتم النبیین کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے نبیوں کا سلسلہ مکمل کرکے آپ کو اس پر مہر کے طور پر نصب کر دیا ہے۔ اب اس سلسلہ میں کوئی اور داخل نہیں ہو سکتا۔" (تسنیم ۱۴ جون ۱۹۵۰ء)

مستند لغات کے متعلق ہم جو کچھ پہلے عرض کر چکے ہیں۔ اس سے واضح ہے۔ کہ ختم کے معنی بند کرنے یا کسی سلسلہ کو منقطع کر دینے کے جنہیں لغت نویسوں نے اپنے اعتقاد کے لحاظ سے داخل کئے ہیں۔ لیکن بالفرض اگر "ختم" کے معنی بند کرنے یا کسی سلسلہ کو منقطع کر دینے کے بھی لئے جائیں۔ تو پھر بھی جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ اول تو خاتم النبیین کی ترکیبی صورت کے لحاظ سے ایسے معنی جائز نہیں ہوں گے۔ کیونکہ اس ترکیب کے جو متعین معنی ہیں۔ وہی لئے جانے ضروری ہیں۔ لیکن اگر اصل مادہ کے ان معنی کے لحاظ سے بھی غور کیا جائے۔ جو مودودی صاحب کرتے ہیں۔ تو آپ دیکھیں گے۔ کہ نہ صرف عربی میں بلکہ فارسی اور اردو میں بلکہ پنجابی میں بھی "ختم" کا لفظ فضیلت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ آپ روز سنتے ہیں کہ اردو اور پنجابی میں بھی کہتے ہیں۔ کہ فلاں کام آپ پر ختم ہے۔ یعنی آپ سے بہتر کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔ فارسی میں مولانا رومؒ نے تو "خاتم النبیین" کے معنی بھی اس لحاظ سے کئے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
مثل او نے بود نے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است؟

یعنی اس روحانی فیضان کی وجہ سے آپ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) خاتم ٹھیرے۔ نہ آپکی مثل پہلے کوئی ہوا ہے۔ اور نہ آئندہ ہوں گے۔ اے مخاطب جب کوئی شخص کسی صنعت میں کمال حاصل کرتا ہے۔ تو کیا تو نہیں کہتا۔ کہ یہ صنعت بس تجھ پر ختم ہے؟

باقی رہی مہر لگانے کی بات۔ تو عرض ہے۔ کہ یہاں بھی مودودی صاحب نے سخت مغالطہ کھایا ہے۔ دنیا میں کبھی کوئی مہر سلسلہ بند یا منقطع کرنے کے لئے نہیں لگائی جاتی۔ مہر تو صرف تصدیق کے لئے لگائی جاتی ہے۔ چونکہ عموماً خط کے اخیر میں مہر لگائی جاتی ہے۔ اس لئے غلطی سے یہ سمجھ لیا گیا ہے۔ کہ مہر بند کرنے یا منقطع کرنے کے لئے لگائی جاتی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ نے جو ختم اللہ علیٰ قلوبھم فرمایا ہے۔ تو اس کے معنی یہ نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ایسے دلوں کا سلسلہ منقطع کر دیا ہے۔ شقی القلب لوگ تو پیدا ہونے بند نہیں ہوئے۔ نہ اس کا یہ مطلب ہے کہ مہر لگا کر دین و کفر کے آنے جانے کا راستہ بند کر دیا گیا ہے۔ بلکہ اس کا سادہ اور سیدھا مطلب یہ ہے۔ کہ یہ لوگ اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے اتنے شقی القلب ہو چکے ہیں۔ کہ اب ان پر تبلیغ دین کا اثر نہیں ہو سکتا۔ اور یہ حالت اس حد تک پہنچ چکی ہے۔ کہ ہم نے ان کے ناقابل اصلاح ہونے کی تصدیق میں ان کے دلوں پر مہر کر دی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے تو ان کو شقی القلب نہیں بنایا۔ بلکہ وہ خود اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے ایسے بن گئے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے بھی مہر لگا کر ان کی تصدیق کر دی ہے۔ اب ایسے لوگوں کو سمجھانا یا نہ سمجھانا برابر ہے۔ یہ کفر و دین کا اندر آنا جانا جو مودودی صاحب نے فرمایا ہے۔ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ عموماً ان پڑھ لوگ کہتے ہیں۔ کہ دلوں میں سچ مچ کے لوہے کے تالے لگا دیئے گئے ہیں۔ اگر نعوذ باللہ ان کے دلوں کے آمدورفت کے راستہ کو اللہ تعالےٰ نے خود بند کر دیا ہے۔ تو اس میں ان بیچاروں کا کیا قصور ہے۔ بند تو انہوں نے اپنی بد اعمالیوں سے کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے تو صرف اپنی تصدیق کی مہر لگادی ہے۔

اسی طرح خط کے اختتام پر بھی مہر تصدیق کے لئے لگائی جاتی ہے۔ کہ فلاں شخص نے یہ خط لکھا ہے۔ خط تو مہر لگانے سے پہلے ہی بند یا منقطع ہو چکا ہے۔ اگر مہر نہ بھی لگائی جائے۔ تو اس لحاظ سے کیا فرق پڑتا ہے؟ ہاں اگر مہر نہ لگائی جائے۔ تو خط کو جعلی سمجھا جا سکتا ہے۔ اس لئے عدالتیں ڈاکخانے۔ خط لکھنے والے افراد اور فرمیں اس تصدیق کے لئے مہریں لگاتے ہیں۔ کہ خط یا تحریر کو ان سے کیا تعلق ہے۔ اور ان سے کیا نسبت ہے۔ گویا وہ سب اپنی اپنی نسبت کے متعلق تصدیق کرتے ہیں۔ برتن کی مثال بھی غلط ہے۔ برتن کو بند مہر سے نہیں کیا جاتا۔ بلکہ بند کسی اور چیز سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً بوتل کو کارک سے۔ مہر اس لئے لگائی جاتی ہے۔ تاکہ تصدیق ہو۔ کہ اس برتن میں جو چیز ہے۔ اس کا مہر لگانے والے فرد یا فرم سے کیا تعلق ہے۔ الغرض دنیا کی کوئی مہر ایسی نہیں ہے۔ جو بند کرنے یا سلسلہ منقطع کرنے کے لئے لگائی جاتی ہو۔ مہر تصدیق اور صرف تصدیق کے لئے لگائی جاتی ہے۔ اگر غور کیا جائے۔ تو آپ اس کے خلاف ایک بھی مثال پیش نہیں کر سکیں گے۔

(باقی)

درویشوں کے رشتہ داروں کے لئے ضروری اطلاع

آئندہ قادیان کے متعلق شمس صاحب کے ساتھ خط و کتابت کی جائے

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے رتن باغ لاہور)

دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ میں بوجہ علالت کچھ عرصہ کے لئے رخصت لے رہا ہوں۔ میری جگہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے میری رخصت کے ایام میں مولوی جلال الدین صاحب شمس کو میرا قائم مقام مقرر فرمایا ہے۔ مولوی صاحب موصوف کا دفتر ربوہ میں ہوگا۔ پس آئندہ تا اطلاع ثانی (۱) قادیان اور (۲) قادیان کے درویشوں اور (۳) درویشوں کے اہل و عیال اور (۴) دیگر متعلقہ کاموں کے متعلق مولوی جلال الدین صاحب شمس (ربوہ متصل چنیوٹ) کے ساتھ خط و کتابت کی جائے۔ ورنہ خواہ مخواہ طوالت ہوگی۔ اور خطوں کے ضائع جانے کا بھی اندیشہ ہے۔

اسی طرح آئندہ چندہ امداد درویشاں کی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام بھجوائی جائیں۔ اور کوپن پر منسلکہ خط میں یہ صراحت کر دی جائے۔ کہ یہ رقم چندہ امداد درویشاں کی ہے۔

احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے اپنے فضل سے کامل صحت عطا کرکے پھر خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۵۶/۶/۱۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دار الافتاء ربوہ

رمضان کے روزے

(از مکرم مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

سوال نمبر ۲ - عید الفطر کی نماز کی دوسری رکعت کے شروع میں کوئی تکبیر نہیں کہی گئی۔ بلکہ سورۂ فاتحہ اور سورہ پڑھنے کے بعد یعنی رکوع میں جانے سے قبل چھ یا سات تکبیریں کہیں اور فوراً رکوع میں چلے گئے۔

جواب - عیدین میں تکبیروں کے متعلق جماعت احمدیہ کا مسلک جو تواتر عملی کی حیثیت رکھتا ہے یہی ہے۔ کہ پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے کہی جائیں - ہر تکبیر کے ساتھ ساتھ کانوں تک ہاتھ اٹھائے جائیں - اور پھر کھلے چھوڑ دیئے جائیں۔ ساتویں یا پانچویں تکبیر کے بعد سینہ پر ہاتھ باندھ لئے جائیں - اس کے بعد قرأت پڑھی جاوے - اس بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے براہ راست کوئی ارشاد مروی نہیں۔ صحابہ کرام کا عمل اور ان کے اقوال ہیں جو مختلف ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ اور حضرت عبداللہ بن عمر کا طریق عمل یہ تھا۔ کہ پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت سے پہلے کہا کرتے تھے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پہلی رکعت میں تین تکبیریں قرأت سے پہلے اور دوسری رکعت میں تین تکبیریں قرأت کے بعد اور رکوع سے پہلے کہتے تھے۔

اس سلسلہ میں یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ صحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین کے اس قسم کے عمل کے متعلق اصول یہ ہے۔ کہ صحابہ کے یہ اعمال ان کی ذاتی رائے کی بناء پر نہیں - بلکہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی عمل یا حضور کے کسی ارشاد سے یہ امر اخذ کیا ہے۔ بہرحال جماعت احمدیہ کا مسلک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ہے - لیکن اس کے باوجود اگر کسی احمدی نے دوسری رکعت میں سہواً یا کسی اور وجہ سے قرأت کے بعد تکبیریں کہی ہیں - تو یہ کہنا درست نہ ہوگا - کہ اس کا عمل اسلامی روایات کے خلاف اور ناجائز ہے - البتہ اس طریق کو دستور العمل نہیں بنانا چاہیئے - کیونکہ ایسا کرنا عبادات میں جماعت کی عملی یک جہتی کے خلاف ہے۔

سوال - ہلال رمضان ہمارے ہاں الفضل میں شائع شدہ رویت کے اعتبار سے ایک دن مابعد نظر آیا - کیا ہمیں بعد میں ایک اور روزہ رکھنا چاہیئے؟

جواب - اس امر کا تعلق اعتبار سے ہے - اگر آپ کو پورا پورا یقین ہے کہ الفضل کی روایت درست ہے، اور مرکز نے اس پر عمل کیا ہے - تو پھر مقامی جماعت اس روایت کے مطابق تیس روزے پورے کرے - یعنی عید کے بعد تیسواں روزہ رکھ لے - یہ پابندی قریب کی جماعتوں پر ہے دور کی جماعتوں یا دوسرے ممالک مثلاً شام مصر یا یورپ پر یہ پابندی نہیں - وہ اپنی رویت کے مطابق عمل کریں - اس بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کوئی روایت مروی نہیں - البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ایک اثر ہے - جس کا خلاصہ یہ ہے - کہ ایک دفعہ حضرت کریب رضی اللہ تعالےٰ عنہ شام سے رمضان کے دنوں میں واپس مدینہ آگئے - تو حضرت ابن عباس رضؓ نے ان سے چاند کے متعلق پوچھا - انہوں نے جواب دیا جمعہ کی رات کو وہاں چاند دیکھا گیا ہے - ابن عباس رضؓ نے فرمایا یہاں مدینہ میں تو ہفتہ کی شام کو چاند دیکھا گیا ہے - اس پر حضرت کریب رضؓ نے عرض کی شام میں حضرت امیر معاویہ رضؓ اور دوسرے لوگوں نے خود چاند دیکھا - اور اس کے مطابق روزہ رکھا - حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا انہوں نے دیکھا ہوگا - ہم تو اپنی رویت کے مطابق تیس روزے پورے کریں گے - یا خود چاند دیکھ کر افطار کرینگے حضور علیہ السلام نے ہمیں یہی حکم دیا ہے - امام مالک رضؒ کا یہی مذہب ہے - اور امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کی رائے اس بارہ میں یہ ہے۔

اذا ثبت عند اهل بلد - ان اهل بلد اخر رأوا الهلال ان عليهم قضاء ذالك اليوم الذى افطروه وصامه غيرهم ولكن اجمعوا ان لا يراعى ذالك فى البلدان النائية كالاندلس والحجاز (بداية المجتهد ص۲۷۵ جلد ۱)

یعنی اگر ایک شہر کے رہنے والوں نے چاند دیکھا ہو - اور دوسرے شہر والوں کو بعد میں خبر پہونچی ہو - لیکن یہ انہیں یقین ہو کہ واقعی اس شہر میں چاند دیکھا گیا ہے - تو وہ اس دن کے روزے کی قضا کریں - یعنی عید کے بعد روزہ رکھیں - البتہ اس بارہ میں علماء کا اتفاق ہے - کہ جن ممالک میں فاصلہ دور دور ہے، مثلاً حجاز - اندلس ہے - ان کے لئے ایک دوسرے کی رویت کی پابندی نہیں جماعت احمدیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔

سوال - کیا امام کا یہ حق ہے کہ صدقہ فطر اور قربانی کی کھالیں اسے ضرور دی جائیں؟

جواب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں کسی امام کو یہ چیزیں نہیں ملیں نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی مسجد کے امام کو یہ دیا کرتے تھے۔

سوال - مقامی امام اعتکاف میں تھے ان کا ایک عزیز فوت ہو گیا - وہ جنازہ میں شریک نہ ہو سکے کیا عید کے بعد وہ جنازہ غائب پڑھ سکتے ہیں؟

جواب - جنازہ غائب پڑھا جا سکتا ہے۔

سوال - امام الصلوٰۃ اگر سید ہو تو کیا اسے صدقۃ الفطر دیا جا سکتا ہے

جواب - صدقۃ الفطر ایک قسم کا صدقہ ہی ہے سیدوں کے واسطے جائز نہیں - البتہ اگر مخمصہ کی حالت ہو تو اور بات ہے - اگر حالت اچھی ہو - اور مجبوری نہ ہو - تو پھر سید کو صدقات کی رقمیں نہیں لینی چاہئیں۔

سوال - اکیلا آدمی رمضان میں عشاء کی نماز کے بعد آٹھ رکعت نماز تراویح پڑھ سکتا ہے؟

جواب - پڑھ سکتا ہے۔

نائیجیریا میں احمدی مجاہدین کے ذریعے تبلیغ اسلام

(از مکرم نسیم سیفی صاحب بی - اے نائب وکیل التبشیر)

برادرم مولوی محمد افضل صاحب قریشی ماہ مئی کی ڈائریوں میں لکھتے ہیں کہ پیومن کار کے متعلق مختلف مساجد کے اماموں کے دستخطوں سے ایک اشتہار شائع کیا - تا تمام مسلمانان نائیجیریا کو متحد کر کے حکومت کو پیومن کار کے استعمال کرنے کے ارادے سے باز رکھا جائے۔

رمضان المبارک کی آمد کے پیش نظر ایک مختصر سا پمفلٹ شائع کیا گیا - جس میں رمضان کے متعلق ضروری باتیں درج کی گئیں - اپنی جماعتوں کے علاوہ بعض دیگر اصحاب کو بھی یہ پمفلٹ دیا گیا - تمام مبلغین کے دورہ کا پروگرام بنایا گیا - اور ماہانہ سرکلر لیٹر شائع کر کے تقسیم کیا گیا۔

لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں تقریر کی - اور ان کو احمدی عورتوں کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی یوم پیشوایان مذاہب کے جلسہ کی لیگوس میں تیاری کی - اور دوسرے مشنوں کو اطلاع اور ہدایات بھجوائیں دار التبلیغ میں آنے والے زائرین کو تبلیغ کی - اور مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا گیا۔

مولوی سید احمد شاہ صاحب نے جو کہ آجکل رجبو روڈے میں مقیم ہیں ایک امریکن ڈاکٹر سے ملاقات کی - اور احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی سے آگاہ کیا - ایک افریقن بشپ سے بھی گفتگو کا موقعہ ملا - ان کے علاوہ ڈسٹرکٹ آفیسر اور سیکرٹری مسلم کانگریس سے ملاقات کی۔ مولوی صاحب موصوف انصار الدین سکول اور این - اے سکول کے اساتذہ سے بھی ملے۔ اور مختلف موضوعات پر گفتگو کی - رجبو روڈے میں یوم پیشوایان مذاہب کا جلسہ منعقد کیا - جس میں مسلمان اور عیسائی کثرت سے شامل ہوئے

ایک پبلک لیکچر "صداقت مسیح موعود" کے موضوع پر دیا - لیکچر کے اختتام پر حاضرین کو سوالات کا موقعہ دیا - اور سوالات کے تسلی بخش جواب دیئے - آپ نے عرصہ زیر رپورٹ میں کچھ فاصلہ پر Sonmoro دورہ پر گئے - اور وہاں کے قیام کے دوران میں جماعت کی طرف سے ایک ٹی پارٹی کا انتظام کیا - جس میں پبلک کے چیدہ چیدہ اصحاب کے علاوہ حکومت کے مقتدر ارکان کو بھی مدعو کیا - پارٹی کے دوران میں احمدیت کے مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی۔

نائیجیریا میں اب خدا کے فضل سے اور مبلغین کی مساعی جمیلہ سے تبلیغی میدان وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے - احباب کرام نمایاں کامیابیوں کے لئے دعا کریں۔

الوداعی پارٹی

مصر سے برادرم عبدالحمید صاحب تعلیم کے حصول کے لئے ربوہ آئے ہوئے تھے ۱۹ جون کو واپس ہوئے ۱۶ جون صبح جامعہ احمدیہ احمد نگر میں انہیں ایک مختصر سی - پارٹی دی گئی - اور ان کے سفر کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی - اللہ تعالےٰ ان کا حامی و ناصر ہو آمین

(نامہ نگار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسرائیلی حکومت کا قیام اور صحف سابقہ

یہود کی پراگندہ اقوام کا اسلام میں اجتماع

(۶)

حضرت حزقی ایل نبی کی پیشگوئی

(۱) حضرت حزقی ایل نبی کی ایک پیشگوئی گذشتہ اشاعت میں آچکی ہے۔ کہ یاجوج کے ذریعہ یہود کو عذاب دیا جائیگا۔ اس کے بعد ان کا ایک حصہ رجوع لائیگا۔

(ملاحظہ ہو حزقی ایل ۳۹/۲۵)

(۲) دوسری جگہ حضرت حزقی ایل نبی فرماتے ہیں۔ کہ بنی اسرائیل "داؤد موعود" کو قبول کریں گے۔ اور برکات کے وارث ہوں گے۔ تب ایک ہی گلہ ہوگا۔ اور ایک ہی چوپان۔" یہ پیشگوئی حضرت داؤد علیہ السلام کے تقریباً چارسو سال بعد بایں الفاظ کی گئی۔ بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"میں تمہیں غیر قوموں میں سے نکال لاؤنگا۔ اور سارے ملکوں میں سے فراہم کروں گا۔ اور تمہیں تمہارے وطن میں واپس لے آؤنگا۔ (جمیعا بکم لفیفا) تب تم پر صاف پانی چھڑکوں گا۔ اور تم پاک صاف ہو گے۔ اور میں تمہیں تمہاری ساری گندگی سے ...... پاک کروں گا۔ اور میں تمہیں ایک نیا دل بخشوں گا۔ اور تمہارے گوشت میں سے سنگین دل نکال دونگا۔ اور اسکی بجائے گوشتین دل تمہیں عنایت کرونگا۔ اور میں اپنی روح تم میں ڈالوں گا۔ اور میں ایسا کرونگا۔ کہ تم میری سنتوں پر عمل پیرا ہو گے۔ اور میرے حکموں کو حفظ کرو گے۔ اور انہیں بجالاؤ گے۔ .... میرا بندہ داؤد ان کا بادشاہ ہوگا اور ان سب کا ایک ہی چرواہا ہوگا۔

(حزقی ایل ۳۶، ۳۷ باب)

(۳) دوسری جگہ بھی حضرت حزقی ایل نبی اسی قسم کی پیشگوئی فرماتے ہیں۔

اور میں ان کے لئے ایک چوپان مقرر کروں گا وہ ان کو چرائیگا۔ یعنی میرا بندہ داؤد ان کو چرائیگا۔ اور وہی ان کا چوپان ہوگا۔ اور میں خداوند ان کا خدا ہوں گا۔ اور میرا بندہ داؤد ان کے درمیان سردار ہوگا۔ مجھے خداوند نے یہ خبر دی ہے۔ (حزقی ایل ۳۴/۲۳، ۲۴)

حضرت یرمیاہ نبی کی پیشگوئی

حضرت یرمیاہ نبی بیان کرتے ہیں۔ کہ بنی اسرائیل کے لئے داؤد ثانی برپا ہوگا۔ بالآخر بنی اسرائیل اسکی پیروی کریں گے۔

(یرمیاہ ۳۰/۹)

حضرت ہوسیع نبی کی پیشگوئی

حضرت ہوسیع نبی پیشگوئی کرتے ہیں کہ

بنی اسرائیل بہت دنوں تک بغیر بادشاہ بغیر حاکم اور بغیر قربانی ...... کے رہیں گے۔ اس کے بعد بنی اسرائیل رجوع لائیں گے۔ اور خداوند اپنے خدا کو اور داؤد اپنے بادشاہ ڈھونڈ لیں گے۔ اور آخری دنوں میں وہ ڈرتے ہوئے خداوند اور اسکی رحمت کی پناہ میں آجائیں گے۔ (ہوسیع ۳/۵)

داؤد ثانی سے کیا مراد ہے

ان پیشگوئیوں میں داؤد ثانی سے مراد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ جو کامل طور پر داؤد کی نبوت بادشاہت اور سلطنت کے وارث ہوئے۔ نیز آپ کی بعثت ثانیہ کے مظہر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ کہ آپ نے اعلان کیا۔ ؎

اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

اب دیکھیے۔ داؤد موعود حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت اولیٰ کے بعد جس طرح بنی اسرائیل کا غالب حصہ اسلام میں آگیا۔ یعنی مغرب میں عرب۔ شام اور مصر کے اسرائیلی مسلمان ہوئے۔ تو مشرق میں افغانستان اور کشمیر کے اسرائیلی اسباط عشرہ داؤد موعود کو ڈھونڈ کر اس کے دین میں شامل ہو گئے۔ اسی طرح یہ مقدر تھا۔ کہ آپ کی بعثت ثانیہ کے وقت جہاں وہ اسرائیلی جو کہ حلقہ بگوش اسلام ہو کر اسلام کو قبول کر چکے ہیں۔ آپ کے دامن سے وابستہ ہوں۔ وہاں وہ اسرائیلی بھی جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے۔ گوناں گوں عذابات سے گذر کر آخر اپنے چوپان کو پالیں۔ اور یوں بنی اسرائیل زمین کے چاروں کونوں سے ایک گلے میں فراہم ہو جائیں۔ چنانچہ داؤد موعود کی بعثت ثانیہ کے مظہر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ

تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب پر یعنی اسلام پر جمع کر دے گا۔ وہ مسیح کی آواز سنیں گے۔ اور اسکی طرف دوڑیں گے۔ تب ایک ہی چوپان ہوگا۔ اور ایک ہی گلہ ہوگا وہ دن بڑے سخت ہوں گے۔ .... جو لوگ کفر پر اصرار کرتے ہیں۔ وہ اسی دنیا میں بباعث طرح طرح کی بلاؤں کے دوزخ کا منہ دیکھ لیں گے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۰۵)

مضمون کا خلاصہ

آخر میں اس مضمون کی اقساط کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

اول:۔ قرآن مجید احادیث اور صحف سابقہ کی رو سے یہ مقدر تھا۔ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں یہود دوبارہ فلسطین میں آباد کئے جائیں۔

دوئم:۔ یہود از خود آباد نہ ہو سکیں گے۔ بلکہ ان کی پشت پناہ یاجوج ماجوج اور ان کی بڑی بڑی حکومتیں ہوں گی۔

سوئم:۔ یہود کا یہ اقتدار عارضی ہوگا۔ بالآخر یاجوج یعنی روس کے ہاتھوں یہود کو عذاب شدید دیا جائیگا اور ان کا ایک حصہ کٹ جائے گا۔

چہارم:۔ یاجوج ماجوج تباہ ہوں گے اور بالآخر یہود کا ایک بڑا حصہ رجوع لائے گا۔ وہ داؤد موعود کو ڈھونڈ کر اس کے ساتھ وابستہ ہو جائیں گے۔ اور اس کی امت میں داخل ہو کر سچے مسلمانوں کی معیت میں ارض مقدس کے وارث ہونگے۔

پنجم:۔ جو یہود کفر پر اصرار کریں گے۔ مسلمان ان کو فلسطین سے نکال باہر کریں گے۔ (حدیث)

صحف سابقہ کی پیشگوئیوں کا یہ خلاصہ ہے۔ یہ پیشگوئیاں کب اور کس رنگ میں پوری ہونگی۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ضروری نوٹ

ان پیشگوئیوں میں بنی اسرائیل کے انتشار فی الارض زمین میں بحالی۔ رجوع الی الحق اور داؤد ثانی کے قبول کرنے کا جو ذکر ہے۔ تو ان مواقع پر بنی اسرائیل سے مراد مسلمان بھی ہیں۔ کیونکہ مسلمان بنی اسرائیل کے مثیل ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ "میری امت پر وہ سب کچھ وارد ہوگا۔ جو یہود پر ہوا۔ کیونکہ میری امت یہود کے قدم بقدم چلے گی۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

خدا تعالےٰ نے جیسا کہ اس امت کے خاتم الخلفاء کا نام مسیح رکھا۔ ایسا ہی اس کے خروج کی جگہ کا نام یروشلم رکھ دیا۔ اور اس کے مخالفوں کا نام یہود رکھ دیا۔

(نزول المسیح حاشیہ صفحہ ۲۳)

پس یہ پیشگوئیاں جو ان مضامین میں پیش کی گئی ہیں۔ ذومعنی اور دوگونہ ہیں۔ اگر ایک پہلو کے لحاظ سے یہ اسرائیلی تاریخ پر چسپاں ہوتی ہیں۔ تو دوسرے پہلو کی رو سے مسلمانوں کی حالت پر حرف بحرف صادق آتی ہیں۔ گویا ان پیشگوئیوں میں بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمان یاجوج ماجوج کے حملوں کے بعد رجوع لائینگے۔ اور داؤد ثانی کے دامن کے ساتھ وابستہ ہو کر حقیقی مسلمان بن جائیں گے۔ وہ انتشار کے بعد زمین میں بحال ہوں گے۔ یاجوج ماجوج کا تسلط و اقتدار ختم ہوگا۔ اور دنیا میں اسلام کا دور دورہ ہوگا

جامعہ احمدیہ میں تعطیلات اور سپیشل کلاس میں داخلہ

جامعہ احمدیہ ۱۷ رجون سے یکم ستمبر تک کے لئے موسمی تعطیلات کے لئے بند ہو گیا ہے۔ اب ۲ ستمبر بروز ہفتہ جامعہ احمدیہ کھلے گا۔ میٹرک پاس طلبا تعلیل تعداد میں ابھی داخل ہوئے ہیں۔ جو والدین اب بھی بچوں کو داخل کرانا چاہیں۔ وہ ستمبر کے پہلے ہفتہ میں بچوں کو بھجوا دیں۔ تعطیلات میں مناسب تیاری کے لئے دفتر جامعہ احمدیہ احمد نگر ربوہ سے سپیشل سال اول کا نصاب طلب فرمالیں۔ یاد رہے۔ کہ میٹرک پاس طلبا چار سال میں مولوی فاضل پاس کر سکیں گے۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ)

درخواست ہائے دعاء

(۱) میری بیوی کی صحت روحانی ترقی اور میرے لڑکے کے نیک۔ دین کا خادم ہونے اور لڑکی کی روحانی ترقی اقبال مندی اور میری روحانی جسمانی ترقی اور مشکلات کی دوری کے لئے اور کھلنا میں جماعت کی ترقی کے لئے رمضان کے دنوں میں خاص دعا فرمائی جاوے۔ خاکسار خواجہ محکم الدین احمدی کھلنا پاکستان (۲) خاکسار کے برادر خورد صوفی کریم بخش صاحب حال ربوہ کی اکلوتی بچی کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ بہت کمزور ہو چکی ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ بچی کی شفا کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ صوفی خدا بخش واقف زندگی کارکن دفتر آبادی ربوہ۔ (۳) ماہ صیام کے مبارک ایام میں احباب میرے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ میری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ اور میری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ نیز میرے بچے مبارک احمد کو جو کئی دنوں سے بیمار ہے شفا بخشے۔ آمین۔ خاکسار محمد اسماعیل احمدی ہیڈ ماسٹر کڑیال باغانوالہ چک نمبر ۱۹ ضلع شیخوپورہ۔ (۴) میرے خسر سید گلزار احمد صاحب جو اپنے وطن ضلع انبالہ میں مشہور طبیب۔ مخلص احمدی اور آسودہ حال انسان تھے۔ اور اب کھاریاں ضلع گجرات میں بطور مہاجر سکونت پذیر ہیں۔ آج کل بہت سخت بیمار ہیں۔ اور بے حد تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ احباب جماعت رمضان المبارک میں دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کو صحت عطا کرے۔ اور ان کی مشکلات دور فرمائے (سید عبد السلام مطب نوازی کھاریاں ضلع گجرات) (۵) میری اہلیہ چند دنوں سے بعارضہ دماغ سخت علیل ہیں۔ لہٰذا درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ شکیل احمد پروفیسر احمدیہ بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تعمیر مسجد ربوہ۔ سو فیصدی وعدہ پورا کرنیوالے احباب

صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی واقف زندگی
کارکن دفتر آبادی ربوہ ۲۱/-/-
میاں گوہر دین صاحب مرحوم والد خدا بخش صاحب
عبد زیروی کارکن دفتر آبادی ربوہ ۱/-/-
محترمہ امام بی بی صاحبہ والدہ " " ۱/-/-
میاں فتح الدین صاحب مرحوم معہ اللہ داد " " ۱/-/-
" نظام الدین صاحب " " نانا " " ۱/-/-
امتہ الکریم صاحبہ اہلیہ " " ۲/-/-
کریم اللہ صاحب عبد پسر " " ۱/-/-
امتہ الرشید صاحبہ عابدہ دختر " " ۱/-/-
امتہ الحفیظ " " " ۱/-/-
حبیب الرحمن صاحب عبد پسر " " ۱/-/-
دیگر بچگان واعزاز اقارب سابقہ موجودہ
اور آئندہ ۱/-/-
ملک محمد مستقیم صاحب ایکسائز اینڈ ٹیکس
آفیسر لاہور ۱۲/-/-
عظمت بیگم صاحبہ اہلیہ اول ملک محمد مستقیم صاحب ۲/-/-
امتہ الحق صاحبہ دوم " " " ۲/-/-
امتہ الباری صاحبہ دختر " " " ۵/-/-
زینب بیگم صاحبہ " " " " ۳/-/-
محمد نسیم صاحب پسر " " " ۳/-/-
محمد نعیم صاحب " " " " ۳/-/-
محمد وسیم " " " " ۳/-/-
بشریٰ بیگم صاحبہ دختر " " ۳/-/-
مولوی محمد مراد صاحب بزاز جماعت احمدیہ
حافظ ضلع گوجرانوالہ ۵/-/-
میاں فضل الدین صاحب " " " ۳/-/-
ماسٹر غلام محمد صاحب عبد قادیانی " " ۲/-/-
میاں محمد صدیق صاحب بزاز " " ۵/-/-
میاں نور محمد صاحب پوسٹمین " " ۱/-/-
ماسٹر محمد بشیر احمد صاحب بی اے انگلش ٹیچر حافظ آباد " " ۲۱/-/-
قاضی محمد رمضان صاحب " " ۱/-/-
مستری امیر اللہ صاحب " " ۱/-/-
محمد شریف صاحب جابر " " ۲/-/-
مستری عبد الغفور صاحب سامانہ حال " " ۵/-/-
مستری محمد سلطان صاحب " " ۱/-/-
میاں غلام محمد صاحب واچ میکر " " ۵/-/-
حکیم محمد اسمعیل صاحب پیرکوٹی " " ۱/-/-
شیخ عبد الرحمن صاحب بخاری ذیلی حافظ آباد ۲/-/-
" حبیب اللہ صاحب وکیل " ۵/-/-
مستری صالح الدین صاحب " ۳/-/-
ماسٹر عطا محمد صاحب قادیانی " ۲/-/-
چوہدری [illegible] حیات صاحب " ۵/-/-

مستری عبد الرحمن صاحب محمود اللہ صاحب حافظ آباد ۲/-/-
شیخ عبد الکریم صاحب ابن شیخ عبد الشکور صاحب ۱/-/-
سید ہاشم علی صاحب اسٹیشن ماسٹر " " ۱/-/-
حکیم محمد لطیف صاحب مالک دواخانہ محمدیہ " " ۵/-/-
شیخ رحمت اللہ صاحب سکرٹری مال " " ۲/-/-
قاضی ضیاء اللہ صاحب ہیڈ ٹیچر " " ۵/-/-
مولوی غلام احمد صاحب نیپالی ذیلی " " ۲/-/-
والدہ شیخ کفایت اللہ صاحب ملازم ایرفورس " " ۱/-/-
چوہدری رحمت علی صاحب ہرکارہ ڈاک " " ۱/-/-
مرزا حبیب احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی
وکیل حافظ آباد ۲/-/-
میاں دوست محمد صاحب بزاز حافظ آباد ۱/-/-
ملک عبد الکریم صاحب جماعت محمودہ آباد
ضلع جہلم ۱۰/-/-
ملک محمد شریف صاحب محمود آباد ضلع جہلم ۱۰/-/-
ملک نور احمد صاحب معہ اہل وعیال " " ۵/-/-
راجہ محمد ابراہیم صاحب " " ۲/-/-
ملک محمد سلیم صاحب پنشنر " " ۳/-/-
راجہ محمد صدیق صاحب " " ۱/-/-
راجہ فضل کریم صاحب " ۳/-/-
ملک محمد عالم صاحب " " ۴/-/-
ملک اللہ دین صاحب " " ۱/-/-
ملک محمد رفیق صاحب " " -/۳/-
راجہ محمد الدین صاحب معہ اہل عیال " " ۳/-/-
راجہ فضل کریم صاحب " " ۱/-/-
چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب " " ۴/-/-
" گل محمد صاحب " " ۱/-/-
ملک غلام احمد صاحب " " ۱/-/-

(ناظر بیت المال)

تمباکو اور اس کے نقصانات

از جامع الحکمت مصنفہ حکیم محمد حسن صاحب قریشی

"تمباکو فی الحقیقت "ٹوبیکو" سے مشتق ہے ٹوباگو ایک جزیرے کا نام ہے۔ جو جنوبی امریکہ کے پاس ہے۔ رب سے پہلے کولمبس وہاں سے سپین میں تمباکو لایا۔ یہاں سے یہ پرتگال پہنچا۔ ۱۵۶۰ء میں فرانسیسی سفیر جان نیکوٹ نے تمباکو کی کچھ پتیاں فرانس کو بھیجیں انگلستان میں سر والٹر ریلے نے ۱۵۸۶ء میں اسے رواج دیا۔ ایران اور ہندوستان میں شاہ عباس ثانی اور شہنشاہ اکبر کے زمانہ میں اس کا رواج ہوا اور اس طرح دنیائے قدیم وجدید میں ہر جگہ پھیل گیا۔ کولمبس کے ساتھیوں نے امریکہ کے اصلی باشندوں کو منہ اور ناک سے دھواں نکالتے دیکھ کر تعجب کا اظہار کیا۔ والٹر ریلے کے ملازم نے جب اس کے منہ سے دھواں نکلتے دیکھا تو اسے یقین ہو گیا کہ اس کے آقا کے آگ لگ گئی ہے اس نے والٹر کے سر پر پانی کی بالٹی انڈیل دی۔ جس قدر تمباکو کا دنیا میں رواج ہے اور جس قدر اس کی مضرت ہے اس کی نظیر بہت کم ملتی ہے۔ صرف سگرٹوں کو لیجئے امریکہ کے ایک تجارتی جریدہ نے جو اس کے اعداد تحریر کئے ہیں ان سے ان کی حیرت انگیز مقبولیت کا پتہ چلتا ہے ۱۹۱۰ء میں صرف امریکہ میں تیرہ ارب سگریٹ استعمال کئے گئے اور ۱۹۲۲ء میں ان کی تعداد اکہتر ارب تھی ۱۹۱۳ء میں جرمنی بارہ ارب سگریٹ استعمال کرتا تھا۔ مگر ۱۹۳۲ء میں وہاں تینتیس ارب استعمال ہوتے تھے۔ ہندوستان تمباکو کے استعمال میں ممالک متحدہ سے کچھ کم نہیں۔ یہاں سگرٹوں اور سیگاروں کے علاوہ اسے حقہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اور کھایا بھی جاتا ہے۔

تمباکو فی الحقیقت ایک زہر ہے اور اس میں نکوٹین پایا جاتا ہے جو ایک تیز زہر ہے نکوٹین میں روغنی اجزاء ہوتے ہیں۔ اگر اس روغن کو نکال لیا جائے اور اس کا ایک قطرہ کتے یا بلی کو دیا جائے۔ تو وہ فوراً مر جاتے ہیں۔ فی الحقیقت تمباکو دل ودماغ کے لئے نہایت مضر ہے اور اس سے سردرد۔ بے خوابی دیوانگی۔ فالج مراق۔ ضعف بصارت کھانسی سل۔ خفقان۔ ضعف باہ وغیرہ امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ مسٹر بلش نے اپنی تحقیقات سے ثابت کیا ہے کہ تمباکو پینے سے قویٰ کو بہت زیادہ ضعف لاحق ہوتا ہے۔ ڈاکٹر نکلسن اور ڈاکٹر رچرڈسن نے بھی اسکی تائید کی ہے۔ یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ بظاہر تو تمباکو کے استعمال سے کوئی نقصان معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ بعض زہر آہستہ آہستہ اثر کرتے رہتے ہیں۔ تمباکو کے استعمال سے یقیناً مندرجہ بالا بیماریاں لاحق ہوتی ہیں۔ اسلئے چاہیئے کہ اس عادت سے رستگاری حاصل کریں۔ مگر دفعۃً نہ چھوڑیں۔ بلکہ آہستہ آہستہ کم کردیں۔ جو لوگ اس عادت کو نہ چھوڑ سکیں۔ انہیں چاہیئے کہ صرف حقہ پئیں کیونکہ حقہ نسبتاً کم مضر ہے اور وہ بھی گاہ گاہ۔ حقہ کو تازہ رکھنا منہ کے غرارے کرتے رہنا۔ دھواں ناک سے نہ نکالنا اور نہ ہی اسے نگلنا۔ اس کی مضرت کو کم کر دیتا ہے صبح ناشتہ سے پہلے تمباکو کا استعمال سخت مضر ہے

جرمنی کے ایک مشہور ڈاکٹر نے حال ہی میں مشتہر کیا ہے کہ اگر سگار سگریٹ وغیرہ پیتے ہوئے دھوئیں کو منہ کے لینی دھوکا سے نہ ملنے دیا جائے یعنی صرف ہونٹوں سے پی کر دھواں اڑا دیا جائے تو تمباکو کی مضرت بہت کم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ نکوٹین حل نہیں ہوتی۔ حقہ سگار وغیرہ اسلئے کم مضر ہے۔ کہ اس میں نکوٹین کا ایک حصہ پانی میں حل ہوتا ہے۔

خاکسار:۔ چوہدری محمد اسحق خلیل، واقف زندگی
ربوہ

تحریک ستمبر میں حصہ لینے والے دوستوں کی فہرستیں

جملہ سکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ تحریک ستمبر میں جن جن افراد نے وعدہ جات کئے ہیں ان کی مکمل فہرست اور ان کے چندہ کی تقسیم تفصیل خوشخط لکھکر دفتر بیت المال کو ذیل کے نقشہ کے مطابق ارسال فرمادیں۔
(ناظر بیت المال)

نقشہ

نام وعدہ کنندہ	آمد ماہوار	شرح موعودہ فی صدی	چندہ ماہوار مطابق شرح
زید	۱۰۰	۳۳	۳۳

تقسیم چندہ مطابق ہدایت مطلی

چندہ عام	چندہ جلسہ سالانہ	چندہ تحریک جدید	چندہ مرکز پاکستان	کوئی اور چندہ جو اسمیں شامل کرنا ہو
-/۱۰	-/۱	-/۵	-/۵	کالج -/۲ منارہ ہال -/۴ [کشمیر فنڈ -/۱ اور قم جو تابع مرضی حضور]

نوٹ:۔ اگر کوئی دوست ۲۵ فیصدی سے کم چندہ دیتا ہو۔ تو حفاظت مرکز کا چندہ علاوہ وعدہ کی رقم سے دیگا۔ مگر بعد وعدہ ۲۵ فیصدی سے زائد ۳۳ فیصد تک چندہ حفاظت مرکز اسی وعدہ میں شمار ہوگا۔ شرح ہو۔ یعنی تحریک ستمبر -/۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وظائف طلبہ مدرسہ احمدیہ کے متعلق ضروری اعلان

گزشتہ سال وظائف کمیٹی کے فیصلہ کی بناء پر مکرم مولوی ظہور حسین صاحب وغیرہ اساتذہ نے طلبہ کے وظائف کی تحریک مختلف جماعتوں میں کی تھی الحمد للہ کہ احباب کے مخلصانہ تعاون سے طلبہ کی دقتیں رفع ہو گئی تھیں اب سنہ ۵۰-۵۱ء کے بارے میں کسی تحریک کا فیصلہ ہنوز نہیں ہوا اسلئے احباب اپنے سابقہ وعدہ جات کی رقوم تو محاسب صاحب ربوہ کے نام بمد وظائف مدرسہ احمدیہ بھجوا نے رہیں۔ لیکن چونکہ ابھی تک کوئی استاد بھیجا نہیں گیا۔ اسلئے کسی کو رقم براہ راست [illegible] نہ فرمادیں

(پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

دُعائے مغفرت

والدہ مرحومہ جو کہ محلہ دار الرحمت میں ددی اماں کے نام سے مشہور تھیں۔ اور حضرت ام المومنین مدظلہ آپ کو بہت پوتیوں کی دادی فرمایا کرتی تھیں۔ موصیہ صحابیہ پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گذار خاندان حضرت مسیح موعود سے بہت محبت رکھنے والی تھیں۔ چند ایام کی علالت کے بعد قریباً ۹۰ سال کی عمر میں بروز منگل ۶/۶/۵۰ کو اپنے حقیقی مولا سے جا ملیں۔

آپ پر اللہ تعالےٰ کے بہت فضل تھے ۔ والدہ صاحبہ اور والد صاحب اور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ والدہ مرحومہ کے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اور ان کی اولادیں سب کے سب خدا کے فضل سے احمدی ہیں۔ جن کی تعداد قریباً ۸۰ ہے ۔ افسوس کہ نعش کو باوجود بہت کوشش اور کرایہ کافی ادا کرنے پر بھی مخالفین کی طرف سے پیدا کردہ روک کی وجہ سے ربوہ نہ لے جایا جاسکا۔ لاچار چند احمدی دوستوں نے ہی سلانوالی ضلع سرگودھا میں سپرد خاک کر دی گئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ اور احباب جماعت سے مرحومہ والدہ صاحبہ کے لئے دعائے مغفرت اور دعائے بلندی درجات کی درخواست ہے ۔

(خاکسار مہر اللہ۔ سابق دار الرحمت قادیان از لاہور)

انسپکٹر کی ضرورت

صیغہ ہذا میں ایک انسپکٹر کی نئی اسامی منظور ہوئی ہے ۔ اس کے لئے ہمیں ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے ۔ جو پٹواری کے کام سے بخوبی واقف ہو کیونکہ جائیدادوں کی قیمت کا لگانا اور ان کا حصہ وصول کرنا اس کا کام ہوگا۔ تنخواہ ۳۰ + ۱۴ دی جائیگی خواہشمند احباب اپنی جماعت کے پریذیڈنٹوں سے تصدیق کرا کر درخواستیں جلد ارسال کریں ۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)

تلاش گمشدہ

میرا چھوٹا بھائی مسمی محمد امین عمر سترہ سال رنگ گندمی قد ۵ ½ فٹ تقریباً ۲۳ دن سے لاپتہ ہے جو صاحب اس اعلان کو پڑھیں اور ان کو اسکے متعلق علم ہو۔ وہ براہ کرم اس کو واپس گھر بھیجنے کی کوشش کریں اور ہمیں اس پتہ پر اطلاع دے دیں ۔ عین نوازش ہوگی ۔ اگر وہ گھر نہ آنا چاہتا ہو تو کم از کم اس کی اطلاع ہی دیں کہ وہ کس جگہ اور کیا کام کر رہا ہے ۔

۲۲/۶ محمد عبداللہ احمدی بمقام بلیال ڈاکخانہ خاص R. S. گجرات ضلع گجرات

دعائے مغفرت

میرا اکلوتا بیٹا عزیزم مرزا لطف المنان ناصر تین ماہ کی شدید علالت کے بعد ۱۲/۶/۵۰ ڈیڑھ بجے صبح اپنے حقیقی مالک سے جاملا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے (آمین)

(مرزا فضل الرحمن احمدی بنگلہ نمبر ۲۸ مال روڈ پشاور چھاؤنی)

معذرت

ماہ جون کا پرچہ مصباح چھپ کر تمام بہنوں کو روانہ کیا جا چکا ہے ۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس دفعہ مصباح کی پہلی دو کاپیاں ناقص چھپی ہیں ۔ جس کی وجہ یہ ہوئی ہے کہ پہلی دو کاپیاں طباعت کے وقت پریس میں اڑ گئی تھیں۔ وقت اس قدر تنگ تھا کہ ان کا دوبارہ کتابت کروا کر طبع کرانا اور تاریخ مقررہ ۱۵ جون کو پوسٹ کرانا ممکن تھا۔ اسلئے سنگسازوں کو لگوا کر جس حد تک درستی ہو سکی کروا کر رسالہ طبع کروا دیا گیا۔ اس اتفاقی امر پر ادارہ مصباح بہنوں کی خدمت میں معذرت کرتا ہے ۔

(ادارہ)

ولادت

یکم مئی کو اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو فرزند عطا فرمایا ہے ۔ جس کا نام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نعیم احمد تجویز فرمایا ہے احباب بچہ کی درازئے عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمادیں۔ (خاکسار: بشیر احمد چغتائی سابق ٹانڈہ حال راولپنڈی)

(۲) یکم رمضان کو اللہ تعالےٰ نے میرے ہاں لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ احباب سے درخواست ہے دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ لڑکے کو خادم دین بنائے اور صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے آمین

خاکسار شیخ نور احمد لیدر مرچنٹ منڈی بازار اوکاڑہ ضلع منٹگمری

(۳) خاکسار کے بڑے بھائی صاحب کے ہاں چوتھا فرزند تولد ہوا ہے ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے "جواد رسول" نام تجویز فرمایا ہے ۔

انوار رسول شیخ احمدی فنانشل ڈیپارٹمنٹ۔ سندھ سکرٹریٹ ۸۔ نیپئر بیرکس کراچی

درخواست ہائے دعا

میرے والد چوہدری فیض احمد صاحب بھٹی سابق کاتب "الفضل" کچھ دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور صحت خراب ہوتی جارہی ہے احباب ان صحت کے لئے درد دل سے دعا فرماویں (غازی فضل احمد بھٹی بدوملہی)

(۲) میرا بھتیجہ کوئٹہ ہسپتال میں بیمار ہے ۔ جملہ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے

(خاکسار عبد القادر خان راولپنڈی)

تبلیغ کی آسان راہ

آپ جن اردو یا انگریزی دان لوگوں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہیں ان کا پتہ ہم کو خوشخط روانہ کریں۔ ہم ان کو لٹریچر روانہ کریں گے

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

فوری ضرورت

ایک مستری کی ضرورت ہے جو ہائی سپیڈ ڈیزل انجن اور ولایتی چکی کو چلا سکے ۔ کام بوڑے انوالہ کے باہر ایک چک میں کرنا ہوگا ۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ کم از کم تنخواہ جوان کو منظور ہو معہ سابقہ تجربہ کے مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں ۔ یا خود ملیں ۔

ملو عبدالاکرم الدین معرفت ڈاکٹر محمد انور مسلم فارمیسی بوڑے انوالہ

اعلان منجانب دار القضاء

شیخ عبد العزیز صاحب ملتانی حصہ دار رزلق الف بلوچستان ہینڈ لوم فیکٹری کانسی روڈ کوئٹہ نے حصہ داران فریق ب کے خلاف دار القضاء ربوہ میں فیکٹری مذکور کے حسابات درست نہ ہونے کی بناء پر مالی دعویٰ دائر کیا ہوا ہے ۔ محترمہ رفیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام اللہ صاحب یکے از حصہ داران جو کچھ عرصہ پہلے رہائش (فریق ب میں) رکھتی تھیں ۔ ان کا موجودہ پتہ معلوم نہیں ہو سکا اسلئے موصوفہ کو اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ۲۲/۶/۵۰ کو دار القضاء ربوہ میں اصالتاً یا وکالتاً تشریف لا کر مقدمہ کی پیروی کریں ۔ ورنہ زیر آرڈر دفعہ ۶۲ کے ماتحت یکطرفہ کارروائی کی جائیگی ۔

ناظم قضاء
سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

اعلان نکاح

مورخہ ۲/۶/۵۰ بعد نماز جمعہ احمدیہ جامع مسجد شہر سیالکوٹ میں میرے لڑکے عزیز عبد الرحیم کا نکاح ایک ہزار روپیہ مہر پر عزیزہ امتہ العزیز بنت چوہدری بشیر احمد صاحب احمدی محلہ اراضی یعقوب شہر سیالکوٹ کے ساتھ قاضی علی محمد صاحب خطیب جامع مسجد احمدیہ سیالکوٹ نے پڑھا ۔ ۶/۵۰ کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی احباب کرام اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں (ماسٹر محمد اللہ دتا احمدی قادیانی سکنہ شہزادہ براستہ [illegible])

ربوہ میں دواخانہ نور الدین رض کی ادویہ ملنے کا پتہ:۔ جلال الدین صاحب سیلونی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ صفحہ اول)

جناب ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو سلامی دینے کے لئے کمپنی وار ایک بار پھر ایستادہ ہوئے ٹھیک ساڑھے چھ بجے جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ اسلامی کے جیپ پر تشریف لائے اور جناب کرنل شیر ولی صاحب نے بٹالین کو متعدد احکامات دینے کے بعد آپ کے پاس آکر درخواست کی کہ جناب والا پریڈ کے معائنہ کے لئے تشریف لے چلیں۔ چنانچہ آپ نے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کرنل مرزا مبارک احمد صاحب اور کرنل شیر ولی صاحب کی معیت میں مجاہدوں کی صفوں میں سے گذر کر پریڈ کا معائنہ فرمایا۔

اور پھر اسٹیج پر واپس تشریف لے آئے جس کے فوراً بعد کرنل شیر ولی صاحب کی قیادت میں مارچ پاسٹ کا آغاز ہوا۔ اور ہر دستہ نے سلامی دیتے ہوئے سٹیج کے سامنے سے گذرنا شروع کیا۔ جناب ناظر اعلیٰ صاحب نے فضاء میں بلندی پر لہلہاتے ہوئے پاکستانی پرچم کے نیچے کھڑے ہو کر سلامی کی۔

جلسے کا انعقاد

سلامی کی رسم ادا ہونے کے بعد جناب ناظر صاحب اعلیٰ کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی ابتدا تلاوت قرآن پاک سے کی۔ اس کے بعد مکرم ثاقب زیروی صاحب نے موقع کی مناسبت کے پیش نظر اپنی معروف نظم "ربوہ کے نظارے" نہایت خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ جسے بجد پسند کیا گیا۔ آپ کے بعد مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب درد ناظر امور عامہ و امور خارجہ نے پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل سر ڈگلس گریسی کا پیغام جو انگریزی زبان میں تھا۔ پڑھ کر سنایا پیغام کا متن حسب ذیل ہے۔

جنرل سر ڈگلس گریسی کمانڈر انچیف پاکستان آرمی کا پیغام ــــ فرقان بٹالین کے نام

جون ۱۹۴۸ء میں جب آپ نے جہاد کشمیر میں شمولیت کے لئے ایک رضاکار دستے کی پیشکش کی تو اسے شکریہ کے ساتھ قبول کیا گیا۔

اور اس طرح "فرقان بٹالین" وجود میں آئی۔ ۱۹۴۸ء کے موسم گرما میں تھوڑے عرصہ کی ٹریننگ کے بعد آپ اس قابل ہو گئے۔ کہ محاذ جنگ میں اپنی جگہ سنبھالیں۔ چنانچہ ستمبر ۱۹۴۸ء میں آپ کو مالف M A L F کمان کے ماتحت کر دیا گیا۔

آپ کی بٹالین خاص رضاکار بٹالین تھی۔ جس میں زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔ ان میں کسان بھی تھے اور مزدور پیشہ بھی کاروباری لوگ بھی تھے اور نوجوان طلباء و اساتذہ بھی۔ وہ سب کے سب خدمت پاکستان کے جذبہ سے سرشار تھے۔ آپ نے اس قربانی کے بدلے میں جس کے لئے آپ میں سے ہر ایک نے اپنے آپ کو بخوشی پیش کیا۔ کسی قسم کے معاوضہ اور شہرت و نمود کی توقع نہ کی۔

آپ جس جوش اور ولولے کے ساتھ آئے اور اپنے فرائض منصبی کی بجا آوری کے لئے تربیت حاصل کرنے میں جس ہمہ گیر اشتیاق کا اظہار کیا۔ اس سے ہم سب بہت متاثر ہوئے ان تمام مشکل مراحل پر جو نئی پلٹن کو پیش آتے ہیں۔ آپ نے اور آپ کے افسروں نے بہت جلد عبور حاصل کر لیا۔

کشمیر میں محاذ کا ایک اہم حصہ آپ کے سپرد کیا گیا۔ اور آپ نے ان تمام توقعات کو پورا کر دکھایا۔ جو اس ضمن میں آپ سے کی گئی تھیں۔ دشمن نے ہوا سے اور زمین پر سے آپ پر شدید حملے کئے۔ لیکن آپ نے ثابت قدمی اور اولوالعزمی سے اس کا مقابلہ کیا اور ایک انچ زمین بھی اپنے قبضہ سے نہ جانے دی۔

آپ کے انفرادی اور مجموعی اخلاق کا معیار بہت بلند تھا۔ اور تنظیم کا جذبہ بھی انتہائی قابل تعریف۔

اب جب کہ آپ کا مشن مکمل ہو چکا ہے اور آپ کی بٹالین تخفیف میں لائی جا رہی ہے۔ میں اس قابل قدر خدمت کی بناء پر جو آپ نے اپنے وطن کی انجام دی ہے۔ آپ میں سے ہر ایک کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خدا حافظ!

(جنرل) ڈگلس گریسی

کمانڈر انچیف پاکستان آرمی

مکرم درد صاحب کے بعد مکرم اعجاز نصر اللہ خان صاحب نائب ناظر امور عامہ و امور خارجہ نے پیغام کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔

صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

بعدہٗ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد نے ایک مختصر لیکن پُر معارف تقریر کی۔ اور فرقان بٹالین کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔ نیز یہ کہ کب اور کن حالات میں معرض وجود میں آئی اور گذشتہ دو سال کے عرصہ میں اس نے کیا کیا کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ اس ضمن میں آپ نے خدا تعالیٰ کی طرف سے مجاہدین کی تائید و نصرت کے وہ ایمان افروز واقعات بھی بیان کئے جو اپنے اندر معجزانہ شان رکھتے ہیں۔ جن حالات میں سے انہیں گذرنا پڑا اور جیسے جیسے شدید حملوں کا انہوں نے مقابلہ کیا ان پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے بتایا کہ نہ صرف خود بٹالین کے جوانوں بلکہ دوسرے لوگوں نے بھی یہ محسوس کیا کہ خدا تعالیٰ نے فرشتے ان کی حفاظت اور ان کی مدد پر مامور ہیں۔ چنانچہ بعض انتہائی شدید قسم کے خطرات میں سے ہمارے مجاہد محفوظ بچ نکلتے رہے اور بعض اوقات دشمن کے گولے اور بم نشانے پر لگنے کے باوجود کوئی گزند نہ پہنچا سکے۔

مجاہدین کی جواں مردی کے متعدد واقعات سنانے کے بعد آپ نے فرمایا۔

ہم نے کشمیر میں اپنے شہید چھوڑے ہیں جگہ جگہ ان کے خون کے دھبوں کے نشان چھوڑے ہیں۔ ہمارے لئے کشمیر کی سرزمین اب مقدس جگہ بن چکی ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ جب تک ہم کشمیر کو پاکستان کا حصہ نہ بنا لیں اپنی کوششوں میں کسی قسم کی کوتاہی نہ آنے دیں۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ اگرچہ کامیاب جدوجہد کے بعد "فرقان" کو سبکدوش کیا جا رہا ہے۔

لیکن جس جہاد کا ہم نے خدا سے وعدہ کیا ہے اس میں سبکدوشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا منشا یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ قربانیوں کا یہ دور جاری چلا جائے۔ اور اس نیت کی ہر نئی قربانی سلسلہ کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کرنے کا موجب ثابت ہوتی رہے۔

قادیان سے ہجرت کے وقت ہمیں جو معرکہ پیش آیا اور جو قربانی ہم نے اس وقت پیش کی وہ محض جانی قربانی کا ایک عارضی دور معلوم ہوتی تھی۔ اس وقت ہمیں اس بات کا احساس بھی نہیں تھا۔ کہ آگے چل کر ہمیں اس سے زیادہ اہم قربانی کی توفیق ملے گی۔ لیکن درحقیقت مزید قربانیوں کی توفیق کا ملنا ہمارے لئے مقدر ہو چکا تھا چنانچہ توفیق ملی اور کشمیر کے محاذ پر ہمارے مجاہدین نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ قربانی کے مزید مواقع کا مسلسل ظاہر ہونا ثابت کرتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نئے ابواب کا اضافہ کر کے ہماری قربانیوں کی تاریخ کو ضخیم سے ضخیم تر بنانا چاہتا ہے۔ اندریں حالات ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم ان قربانیوں کے لئے ہر وقت تیار رہیں۔ تا وقت آنے پر ہم پیچھے رہنے والوں میں شمار نہ ہوں۔ بلکہ اس طرح اپنی جانیں پیش کرتے چلے جائیں جس طرح ایک پروانہ دیوانہ وار آگے بڑھتا ہے۔ اور شمع پر اپنی جان نچھاور کر دیتا ہے شمع کی لو اس کی ہستی کو ختم کر دیتی ہے۔ لیکن ہمارا محبوب تو خدا تعالیٰ ہے۔ اس کے رستے میں اگر ہم اپنی جانیں قربان کریں گے۔ تو پھر وہ ہمیشہ ہمیش کے لئے ہم پر اپنے انعامات کی بارش کرتا چلا جائیگا اور ہم پروانے کی طرح نقصان اٹھانے والوں میں سے نہ ہوں گے۔ مومن کی زندگی میں کوئی سستانے کا موقعہ نہیں آتا۔ عزت کی زندگی اور عزت کی موت اس کا مقصد ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے وہ ہر آن مصروف عمل رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمارا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

بعدہٗ صدر جلسہ مکرم مرزا عزیز احمد صاحب نے دعا کرائی۔ اور یہ تاریخی تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

مسٹر لیاقت علی کے ورود لندن میں مزید التواء

لندن ۲۴ جون۔ چونکہ آپریشن کے بعد وزیر اعظم اور بیگم لیاقت علی خان کو ابھی مزید آرام کی ضرورت ہے۔ اس لئے انہوں نے کناڈا سے برطانیہ کی روانگی اس ہفتے کے آخر تک کے لئے ملتوی کر دی ہے۔

اب خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر ایٹلی اور دوسرے وزراء سے ملاقات صرف وائیٹ ہال ہی میں ممکن ہوگی۔ اس لئے کہ فی الحال سماجی تقریبات اب ممکن نہیں ہیں۔ اسی طرح برطانیہ میں رہنے والے پاکستانیوں اور کشمیریوں کو جو دعوت دی جانے والی تھی۔ جو غالباً پاکستان ہاؤس کے احاطہ میں دی جائے گی۔ اس میں اب کھانے پینے کی کوئی چیز نہ ہوگی۔ پاکستان ہاؤس میں سفارتی ارکان کو جو سرکاری دعوت دی جانے والی تھی۔ پہلے اس کے لئے شام کا وقت رکھا گیا تھا۔ لیکن اب وہ رات کو منعقد ہوگی۔ (داستار)

تجارت پیشہ اصحاب کیلئے

لاہور ۲۱ جون:۔ ایک سرکاری اعلان میں عوام اور خاص کر تجارت پیشہ اصحاب کو مشورہ دیا گیا ہے۔ کہ باٹ اور پیمانوں کے قواعد پنجاب مجریہ ۱۹۴۲ء کے تحت مقررہ کمی بیشی کے اندر آنے والے اپنے باٹ اور پیمانے اور ناپ تول کے آلات کی زیادہ سے زیادہ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۰ء تک پڑتال کرا کر ان پر مہر لگوا لیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان کے پیمانے اور باٹ اور ناپ تول کے آلات وغیرہ مذکورہ رولز کے قاعدہ ع ۱۳ کے تحت ضبط ہو کر تلف کئے جائیں گے۔

پاکستانی سکاؤٹوں اور افغان سرحدی سپاہیوں میں تصادم

کوئٹہ ۲۲ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۸ جون کی رات کو چند افغان سرحدی سپاہی چمن کے شمال مغرب میں واز کے مقام پر پاکستانی سرحد میں داخل ہو گئے۔ اور ان کا تصادم پاکستانی سکاؤٹوں سے ہو گیا۔ پاکستانی سکاؤٹوں نے انہیں مار بھگایا۔ مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔ قیام پاکستان کے بعد بلوچستان اور افغانستان کی سرحد پر اس قسم کا یہ واقعہ پہلی دفعہ رونما ہوا۔